فسادات کا علاج

مذاہب عالم کی روشنی میں

مرتبہ

ڈاکٹر حیدر اشرف اشفاق

بہ اہتمام

ادارہ فلاح انسانی

کٹہ تالاب میر جملہ حیدرآباد اے پی

ہندوستان کی ترقی کا راز

اور

مہاتما گاندھی جی

گاندھی جی نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو واضح الفاظ میں یہ اعلان کیا تھا کہ ہمارے (ہندوؤں) کے برتاؤ میں کوئی ایسی بات نہ ہونی چاہیئے جو انہیں (مسلمانوں کو) خوف زدہ کر کے بھگا دے۔ ہمارے طرز عمل کو صحیح ہونا چاہیئے۔ تب ہی ہم ہندوستان کی خدمت کر سکیں گے۔ اور اپنے دھرم کی حفاظت کر سکیں گے۔ مگر ہم مسلمانوں کو قتل کر کے یا بھگا کر یا ان پر کسی صورت میں جبر کر کے یہ مقصد حاصل نہیں کر سکتے۔ ہمیں صحیح کام کرنا ہے۔

امن وشانتی کا قیام ناگزیر

دونوں فرقوں کے ذمہ دار افراد کو جوڑ کر محلہ واری امن کمیٹیاں بنائی جائیں تاکہ معمولی معمولی واقعات کو بہانہ بنا کر غنڈہ گردی کا جو ماحول پیدا کر دیا گیا اس کا انسداد عمل میں آئے ورنہ پھر غنڈوں کا راج ہو جائے گا۔

انسانیت سے دور ہے انسان سے ترک اُنس

ہو غیر بھی تو اپنا جگر ہی سمجھ اُسے

ہر پھول کو کھلنے دو

ہندوستان اور مختلف مذاہب

ہندوستان کی آبادی ہمیشہ مختلف عقائد اور تہذیبوں کا مجموعہ رہی ہے۔ صحیح معنی میں یہ ایسا باغ ہے جس میں مختلف رنگ و بو کے پھول موجود ہیں۔ ان اقوام اور فرقوں کی بقا اور اس گلشن کی یہ خصوصیت اسی وقت قائم اور ملک کی ترقی میں معاون ہو سکتی ہے۔ جب یہاں کے سارے باشندوں میں اس بات کا بخوبی احساس ہو کہ اپنے سے مخالف نظریات رکھنے والی آبادی کو زور بازو سے کچلنے اور دبانے کے بجائے "ہر پھول کو کھلنے دو" کی پالیسی پر عمل پیرا ہوں اور اپنے طرز عمل سے ایسی فضا ہموار کر سکیں کہ ہر مذہب اور تہذیب کے افراد کو اپنے فرائض کے ادا کرنے اور حقوق حاصل کرنے میں دقت نہ پیش آئے۔ ہر شخص اپنے عقیدے اور تہذیب پر عمل کرتے ہوئے دوسرے کا احترام کرے اور خود زندہ رہ کر دوسروں کو اس کی تہذیب کے ساتھ زندہ رہنے میں مدد دے۔

مذہبی کشمکش

موجودہ زمانہ میں ہم نے مذہبی کشمکش کو بڑھا کر اپنی زندگی خود ہی تلخ بنا لیا ہے۔ جو باتیں ہم اپنی جہالت سے یا چالاک آدمیوں کی اکساہٹ سے یا اپنی خود غرضی کی وجہ سے جان بوجھ کر کرتے ہیں اس کو مذہب کا نام دے دیتے ہیں اور اس طرح سے نہ صرف یہ کہ ہم اپنے آپ کو اخلاقی طور پر گراتے ہیں بلکہ مذہب کے نام کو بھی بدنام کرتے ہیں مذہب وہ پاکیزہ ڈگر ہے جو ہم کو باہمی محبت اور آشتی کا سبق سکھاتا ہے۔ ہم کو بنی نوع انسان کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کرنا سکھاتا ہے۔ ہم کو سرور اور پُر امن زندگی بسر کرنے کے ذرائع بتاتا ہے۔ مذہب در حقیقت نہ تو انسان کو تنگ دلی سکھاتا ہے۔ نہ ہی دوسروں سے نفرت کرنے کی تلقین کرتا ہے اور نہ ہی نزاع و تکرار کی تعلیم دیتا ہے بلکہ وہ تو محبت کے

خوشگوار سبق پڑھاتا ہے۔ موجودہ بدامنی ایسے لوگوں کی پھیلائی ہوئی جن کا حلقہ بالکل ہی نااتفاقی سے چلتا ہے۔ اس طرح پھیلائی ہوئی شرارت کا اثر محدود نہیں رہتا بلکہ دور دور تک اپنا فاسد اثر پھیلا دیتا ہے۔

امن تلاطم میں | فی زمانہ جہالت و خود غرضی کے ایک نہیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں شیطان بہ لباس انسان اس بدامنی کی آگ کو بھڑکانے میں لگے ہوئے ہیں۔ پھر ایسی صورت میں ہمارا خرمن امن اگر خاکِ سیاہ ہو جائے تو کیا تعجب ہے۔ اگر ہمارا چشمۂ امن تلاطم میں آ جائے تو کونسی حیرانی کی بات ہے۔ کیوں کہ امن کا چشمہ تو ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے اندر ایک بدرشت انسان بھی خرابی پیدا کر سکتا ہے۔ ایک محقق لکھتا ہے کہ اگر کسی قوم کے ایک بھی انسان سے کوئی بیوقوفی سرزد ہو جائے تو اس کی بدکرداری کے باعث چھوٹے بڑے سب پر ذلت و خواری کا وبال آتا ہے۔

انسانی برادری کا حق | ایک انسان کے دوسرے انسان پر انسانی برادری کی حیثیت سے بھی کچھ فرائض ہیں جن سے عہدہ برآ ہونا ہر انسان کا فرض ہے جس میں کسی دین و مذہب کی تخصیص نہیں۔ دین و مذہب اور نسل و قومیت کا اختلاف اس منصفانہ برتاؤ سے کہیں باز نہ رکھے۔ خالق کائنات اپنے کلام میں فرماتا ہے۔

- اور کسی قوم کی عداوت تم کو اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل و انصاف نہ کرو، عدل و انصاف (ہر حال میں) کرو کہ یہ بات تقویٰ کے قریب ہے (مائدہ - ۲)

ہر قسم کا برا سلوک اور بے رحمانہ برتاؤ جو ایک انسان دوسرے انسان اور ایک قوم دوسری قوم کے ساتھ کرتی ہے۔ اس کا اصل سبب یہی ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کے حق میں عدل سے کام نہیں لیا جاتا بلکہ ظلم اور بے انصافی کے لئے آمادہ رہتا ہے۔ مذکورہ آیت اسی مادۂ فاسد کے سرچشمہ کو بند کرتی ہے۔

آج سے صدیوں پہلے عرب کی سرزمین سے ایک انسان کامل نے انسانوں کو یہ پیغام دیا تھا

* آپس میں ایک دوسرے سے کینہ نہ رکھو، ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیر و۔ اور سب مل کر خدا کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

ماضی کا ایک معاہدہ امن حجاز کی لڑائیوں سے سینکڑوں گھرانے برباد ہو گئے آئے دن کی ان لڑائیوں سے لوگوں کو نہ دن کو چین تھا اور نہ رات کو آرام۔ اس صورت حال سے تنگ آکر کچھ خیر پسندوں نے اصلاح کی ایک تحریک شروع کی۔ زبیر رضؓ ابن عبد المطلب نے یہ تجویز پیش کی کہ اب حالات کو سدھارنے کیلئے کچھ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ خاندان قریش کے بڑے بڑے لوگ جمع ہوئے اور یہ معاہدہ ہوا کہ

۱۔ ملک سے بدامنی دور کریں گے ۲۔ مسافروں کی حفاظت کیا کریں گے۔

۳۔ غریبوں کی امداد کرتے رہیں گے ۴۔ مظلوم کی حمایت کریں گے۔

پیغمبر اسلامؐ بھی معاہدہ میں شریک تھے اور آپ کو یہ شرکت بڑی عزیز تھی چنانچہ زمانہ نبوت میں آپ نے فرمایا اس معاہدہ کے بدلے میں اگر مجھے سرخ اونٹ بھی دیئے جاتے تو میں نہ لیتا۔ اور آج ایسے معاہدے کیلئے کوئی مجھے بلائے تو میں حاضر ہوں۔

عام انسانوں سے تعلقات پیغمبر اسلامؐ کے پاس نصاریٰ کا وفد جب نجران سے مدینہ حاضر ہوا تو آپؐ نے اس کی مہمان داری کی۔ مسجد نبوی میں ان کو جگہ دی بلکہ ان کو اپنے طریق پر مسجد میں عبادت کرنے کی بھی اجازت دے دی اور جب عام مسلمانوں نے ان کو روکنا چاہا تو آپ نے منع فرمایا۔

یہود کو پیغمبر اسلامؐ سے جس شدت کی عداوت تھی اس کی شہادت غزوہ خیبر تک کے ایک ایک واقعہ سے ملتی ہے لیکن آپ کا طرز عمل مدت تک یہ رہا کہ جن امور کی نسبت مستقل حکم نازل نہ ہوتا آپ ان میں انہیں کی تقلید فرماتے۔

یہودیوں کے ساتھ داد ستد کرتے تھے۔ ان کے سخت و ناجائز تقاضوں کو درشت کلمات کو برداشت کرتے تھے۔ یہودیوں اور مسلمانوں میں اگر معاملات میں اختلاف پیش آتا

تو مسلمانوں کی بلا وجہ جانب داری نہ فرماتے۔ چنانچہ اس قسم کی متعدد مثالیں ہیں۔ بخوف طوالت ایک دو کا سر دست ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک یہودی نے آکر شکایت کی کہ محمدؐ۔ دیکھو مسلمان نے مجھے تھپڑ مارا ہے آپ نے اس مسلمان کو اسی وقت بلوا کر زجر فرمایا۔

ایک مرتبہ ایک غیر مسلم مہمان ہوا۔ اسے کھانا کھلایا اور نرم بستر سونے کیلئے دیا۔ رات کو اس نے عمداً بستر پر ہی اجابت کر دی اور صبح ہونے سے پہلے ہی اٹھ کر چلا گیا لیکن اپنی قیمتی تلوار وہیں بھول گیا۔ آپ نے صبح اٹھ کر دیکھا تو مہمان نہیں تھا۔ اس کے چلے جانے کا آپ کو بہت افسوس ہوا۔ گندے بستر کو اپنے ہاتھوں سے دھویا۔ صحابہ کرام رضؓ (حضرت محمدؐ کے ساتھیوں کو کہتے ہیں) نے عرض کیا ہم دھو دیں گے آپ تکلیف نہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا نہیں مہمان میرا تھا۔ میں خود دھوؤں گا۔ اس شخص کو جب اپنی تلوار یاد آئی تو جلدی سے لینے کیلئے واپس آیا۔ اس کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا تمہاری تلوار اندر رکھی ہے اسے لے لو۔ لیکن آپ نے اس غلاظت کے بارے میں ایک لفظ بھی نہ کہا۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر وہ شخص اسلام لے آیا۔

خلق عظیم میں کافر و مسلم دوست و دشمن عزیز و بیگانہ کی کوئی تمیز نہ تھی۔ ابر رحمت دشت و چمن پر یکساں برستا تھا۔ جو لوگ ہندوستانی ادب سے واقف ہوں گے انہیں حسن خلق وایثار و مہمان نوازی کے بارے میں مہابھارت کا وہ قصہ یاد ہوگا جس میں ایک خاندان نے اپنے آپ کو بھوکا رکھ کر اپنا کھانا ایک بھکاری کو دے دیا۔ شری رامچندرجی کا دورِ حکومت ہمدردی و انصاف کا عہد تھا۔ لنکا کے راجہ راون کے مغلوب ہو جانے کے بعد انھوں نے راون کے بھائی بھبھیشن کو اس کا جانشین کر دیا۔

الغرض ہندو مذہب کی کتابیں مثلاً چاروید، بارہ اپنشد، منوسمرتی، بھگوگیتا، بالمیک رامائن، مہابھارت، بھاگوت پوران، چانکیہ نیتی، بھرتری ہری، پوران، اجیوتی ہو یا سکھ مذہب۔ عیسائی مذہب۔ بدھ مذہب۔ جین مذہب۔ پارسی مذہب بہائی مذہب اسلام وغیرہ۔ یہ سب ہی مذاہب جذبہ محبت و خدمت مخلوق کی تعلیم دیتے ہیں۔

پیغامِ اتحاد
مذاہبِ عالم کی روشنی میں

ہندو مذہب ● جو انسان اس طرح سے سارے کے سارے ذی روحوں کو محبت اور یکسانیت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کو مال و اسباب اور سو برس (طویل) کی عمر حاصل ہوتی ہے (یجر وید ۱۹-۴۶)

● ہر روز صبح و شام تمہارا محبت کا جذبہ قائم رہے (اتھر وید ۳-۳۰-۷)

● تم ایک دوسرے کی حفاظت کرو اور ایک دوسرے کے مددگار بنو (یجر وید ۱۲-۸۸)

● آپس میں لڑنے جھگڑنے والے موت کے غار میں گرتے ہیں۔ (اتھر وید ۶-۳۲-۳)

● جو دوست اور دشمن کو یکساں پیار کرتا ہے اور تعریف اور مذمت کو یکساں سمجھنے والا ہے۔ سکھ دکھ اور گرم و سرد جس کو ایک جیسے ہیں اور کسی شئے سے جس کو وابستگی نہیں ہے (وہی مجھے پیارا ہے) (بھگوت گیتا ۱۲-۸)

● جو شخص پہلے پرماتما کے دیگر بندوں، عام انسانوں کو آرام پہنچا کر پھر خود آرام لیتا ہے وہ پرماتما تک رسائی پاتا ہے۔ جو مخلوق کی خدمت نہیں کرتا اس خود غرض کو اس دنیا میں ہی خوشحالی نصیب نہیں ہو سکتی دوسرے جنم کا تو کہنا ہی کیا ہے (بھگوت ۴-۳۱)

● اے بہادر ارجن میری بات سن جو شخص سب کی بھلائی میں مصروف ہے اس کو نہ تو اس جہاں میں فنا ہے اور نہ اس جہاں میں اس کے برے انجام کا امکان ہی نہیں۔ (بھگوت گیتا ۶-۴۰)

● جس نیک انسان سے جانداروں کو ذرہ برابر بھی خطرہ نہیں۔ اسے مرنے کے بعد بھی کسی کا ڈر نہیں رہتا (منو سمرتی ۶-۴۰)

خدمتِ مخلوق عبادتِ الٰہی کہی گئی ہے (مہابھارت)

اے بھلے لوگو! دنیا کے عیش بڑی بڑی لہروں کے ٹوٹنے کے مانند ختم ہونیوالے ہیں۔ زندگی لمحہ بھر میں تباہ ہونیوالی ہے۔ جوانی کا سکھ بھی چند روزہ ہے بڑے لوگوں سے تعلقات بھی عارضی ہیں۔ اس لئے اس دنیا کو فانی سمجھ کر تم دوسرے لوگوں کی بھلائی کیلئے کسی نہ کسی طرح مصروف ہو جاؤ (بھرتری ہری ۳ - ۱۳۵)

: ہر طرح سے ہر ذی روح یعنی جاندار کو آرام پہونچانا ہی ایشور کی حقیقی عبادت ہے (دھرم شاستر)

: جس طرح پھل بھری ڈالی ہمیشہ زمین کی طرف جھکی رہتی ہے اسی طرح دوسروں کا بھلا کرنیوالا مال و دولت کے پائیے پر بھی منکسر یعنی نرم مزاج ہی رہتا ہے (تلسی داس)

اسلام ● اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان اس لئے بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بزرگ وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اور خدا خوب جاننے والا اور پورا باخبر والا ہے (سورۂ الحجرات - ۱۳)

● لوگوں کو چاہیئے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (۲۴ / ۲۲)

● اور جس طرح خدا نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی لوگوں کے ساتھ احسان کیا کر۔ اور دنیا میں فساد کا خواہاں مت ہو بیشک خدا اہل فساد کو پسند نہیں کرتا (القصص ۷۷)

● لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور سرزمین میں فساد بمہ پانہ کیا کرو۔ (الشعرا ۱/۲۶)

● الزام صرف ان لوگوں پر ہے جو خلق خدا پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق دنیا میں سرکشی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔

(الشوریٰ ۴۲/۱۳)

حضرت محمدؐ | ابو ہریرہؓ اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا۔ آپس میں ایک دوسرے سے کینہ نہ رکھو۔ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور نہ ایک دوسرے سے مُنہ پھیرو اور سب مل کر خدا کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ (بخاری۔۲)

- تم میں سے کوئی اس وقت تک پورا مومن نہیں ہوگا جب تک وہ اور لوگوں کیلئے وہی نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک وہ آدمی کو صرف خدا کیلئے پیار نہ کرے۔ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۷۲)
- تم زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا
- جو مسلمان کوئی درخت لگائے گا اس سے انسان یا پرندہ بھی کچھ کھائیگا اس کا ثواب اس لگانے والے کو ملے گا (بخاری)
- مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے تمام انسان محفوظ ہیں (مستدرک)
- جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا چھوڑ دے۔ میں اس کے واسطے مضافات جنت میں ایک گھر دیئے جانے کا ضامن ہوتا ہوں (ابوداؤد)

عیسائی مذہب | لیکن میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو اور جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو۔ جو تم سے کینہ رکھیں ان کا بھلا کرو اور جو تمہیں دکھ دیں اور ستائیں ان کیلئے بھی بھلا چاہو (متی ۵۔۴۴)

- آدمی کی عزت اس میں ہے کہ جھگڑے سے باز رہے۔ لیکن ہر ایک بیوقوف شخص خواہ مخواہ دخل در معقولات کرتا ہے (امثال ۲۰۔۳)

سکھ مذہب | انسانوں کا عام اصول یہ ہے کہ بھلائی کے عوض بھلائی کرتے ہیں لیکن نیک انسان بدی کے عوض بھی نیکی کرتے ہیں اور اپنے مالک پیدا کرنیوالے سے ملنے کیلئے پیار بنتے ہیں (وار بھائی گورداس ۲۸)

کسی سے دشمنی نہ کرنا چاہیئے کیونکہ وہ مالک کل ہر ایک ہستی میں موجود ہے۔ جو نیک انسان ہری کیرتن (حمد خدا) سنتے ہیں ان کے اندر سے عناد اور نفاق دور ہو جاتے ہیں۔

بدھ مذہب | دشمنی سے دشمنی کبھی رفع نہیں ہو سکتی۔ البتہ محبت سے دور ہو جاتی ہے یہی ابدی دھرم (ہمیشہ کا مذہب) ہے (دھم پد ۱-۵)

● جو شخص دوسروں کو دکھ دیتا ہے وہ بھلا آدمی نہیں ہوتا۔ بھلا وہی ہوتا ہے جو دوسروں کو تکلیف نہیں دیتا۔ (دھم پد ۱۹-۱۵)

● انسان غصہ کو محبت سے، بدی کو نیکی سے لالچی کو فیاضی سے اور جھوٹ کو سچ سے زیر کرے (ایضا ۲۲۳)

پارسی مذہب | جو آدمی دل، زبان اور اعمال کو برائی سے محفوظ رکھتے ہیں۔ محنت کرتے ہیں اور خدمت خلق میں اپنے آپ کو مصروف کر دیتے ہیں وہ خدا کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں اور اس کی رضا حاصل کرتے ہیں (گاتھا ۳۲-۲)

● پس جو خیال اور قول کے ذریعہ بدی سے جنگ کرتا ہے یا اپنے ہاتھوں سے محنت کرتا ہے یا نیکی کے کاموں میں لگا رہتا ہے وہ خدا کی رضا کے مطابق نیک کام کر رہا ہے (گاتھا ۳-۳۳)

محبت سے بنا لیتے ہیں اپنا دوست دشمن کو
جھکاتی ہے ہماری عاجزی سرکش کی گردن کو

دقتی اور فوری علاج | تفصیل کے ساتھ مذاہب کی مکمل تعلیم حاصل کرنے اور منشاء مذہب کو سمجھنے اور جھلانے میں تو بہر حال دیر لگے گی اور وقت کے حالات یہ کہتے ہیں کہ فوری تدبیر بھی کی جائے۔ اس فوری تدبیر کے طور پر میں عام انسانی اخلاق کی بنیاد پر ہندوؤں اور مسلمانوں اور دوسرے فرقوں سے حسب ذیل اپیل کرتا ہوں۔

● ہندوؤں یا مسلمانوں کی بھلائی چاہنے والے ہر لیڈر سے میری درخواست ہے کہ وہ

۱۔ کوئی منافرت انگیز بیان نہ دے اور اشتعال انگیز تقریر نہ کرے۔

۲۔ ظلم میں اپنی قوم کی حمایت نہ کرے اور مظلومی میں دوسری قوم کی ہمدردی

وخدمت میں بخل نہ کرے۔

۳۔ اپنی قوم نے ایسے مظاہروں و نعروں پر ملامت کرے جس سے دوسروں کو دکھ پہنچے
ہندوؤں و مسلمانوں وغیرہ کی بھلائی چاہنے والے ہر اخبار نویس سے میری درخواست ہے کہ وہ

۱۔ خبریں دینے میں اپنی قوم کی طرفداری اور دوسری قوم کی مخالفت کو دخل نہ ہو۔ نہ ان دونوں قوموں کے اعمال پر ناقدانہ رائے دیتے وقت کسی ایک طرف جھکاؤ اور تعصب نہ دکھائے

۲۔ اشتعال انگیز سرخیوں کے ساتھ خبریں نہ شائع ہوں اور اشتعال انگیز زبان میں نوٹ نہ لکھے جائیں (۳)۔ امن کو برباد کرنے والے جلسوں و تقریروں اور ہڑتالوں کا چرچا نہ کیا جائے اور نہ ان کے ذمہ داروں کو اچھالا جائے۔ میں عوام میں سے ہر اس شخص سے جو ہندوؤں اور مسلمانوں بلکہ عام انسانوں سے بھلائی چاہتا ہوں۔ یہ پر خلوص گذارش کرتا ہوں کہ وہ (۱) ہر قسم کے فساد میں شریک ہونے اور ساتھ دینے سے انکار کرے۔ وہ صرف نیکی کا ساتھی ہو چاہے وہ ہندو میں پائی جائے یا مسلمان میں۔ اور بدکاری کا دشمن ہو جائے اس کی اپنی قوم میں ہو یا دوسری قوم میں۔ (۲) وہ دوسری قوم کے لیڈروں کا اتنا ہی احترام کرے جتنا اپنی قوم کے لیڈروں کا کرتا ہے چاہے اسے ان سے کتنا ہی شدید سیاسی اختلاف کیوں نہ ہو (۳) وہ اس جماعت کا رکن نہ بنے جو ایک قوم کو دوسری قوم پر کسی قسم کی زیادتی کرنا سکھائے اور ایک کے حقوق کو مار کر دوسرے کے حقوق کو بڑھانا چاہے اور دونوں قوموں کے علاوہ سب انسانوں کا یکساں خیر خواہ ہو۔

(۴) وہ ایسے جلسوں، جلوسوں اور ہڑتالوں میں شریک نہ ہو۔ جن کا مقصد اشتعال پھیلانا ہو اور فساد کو بھڑکانا ہو۔

(۵)۔ وہ ایسی تقریریں سننے اور اخبار پڑھنے پر ہرگز تیار نہ ہو۔ جو ایک قوم کے ساتھی اور دوسری قوم کے دشمن ہوں اور جن کو نیکی اور بدی میں فرق کرنا نہ آتا ہو۔

(۶)۔ وہ خود کوئی گفتگو ایسی نہ کرے جس سے فساد کے جذبات پرورش پائیں۔ میں ہندو و مسلمانوں کے علاوہ عام انسانوں کی بھی بھلائی چاہنے والے ہر لیڈر ہر اخبار نویس اور عام باعزت

وبالخصوص محکمۂ پولیس سے انتہائی پُرخلوص گزارش کروں گا کہ وہ اپنے فرض کو سمجھنے اور ساتھ ہی اس بات کو پوری طرح ذہن نشین رکھے کہ انہیں ایک دن یہ دنیا چھوڑنی ہے اور ہر ذی حیات کو موت کا مزہ بہرحال چکھنا ہے۔

دارا رہا نہ جم نہ سکندر سا بادشاہ
تخت زمیں پر سینکڑوں آئے چلے گئے

ساتھ ہی یہ بھی عرض ہے کہ جذبۂ محبت وجذبۂ خدمتِ خلق، عفو و درگذر کے رویہ کا انحصار دوسری قوم کے افراد کے رویہ پہ نہ ہو۔ بلکہ اسے ایک اخلاقی فرض اور انسانی ذمہ داری کی حیثیت سے قبول کیا جائے اور ایک بہتر مثال دوسروں کے سامنے پیش کی جائے۔

(نوٹ)

اس کتابچہ کو جو امن پسند افراد انگریزی۔ تلنگی۔ ہندی میں طبع کروانا چاہتے ہیں۔ انہیں ادارہ کی طرف سے اجازت ہے۔ دیگر تفصیلات کیلئے پتہ ذیل سے ربط پیدا کیجئے۔

پتہ

ڈاکٹر حیدر اشرف اشفاق
صدر "ادارۂ فلاح انسانی"
کنٹہ تالاب میر جملہ حیدرآباد (اے۔پی)